بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ سوموار ۲۴ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ۱۹ نبوت ۱۳۶۳ ہش ۱۹ نومبر ۱۹۸۴ء نمبر ۲۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ نبوت/نومبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں بغرض علاج قیام فرما ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل عطا فرمائے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

آسمانوں کا خلا میری تضرعات سے بھر گیا تو میرا رونا قبول کیا گیا

مَیں نے کوئی دروازہ نہیں کھٹکھٹایا جو میرے لئے کھولا نہ گیا ہو

خدا کا شکر ہے اور سب تعریف اُسی کے لئے ہے اُس نے میرے فقر کو قرآن کے موتیوں سے دُور کیا

"پس خدا کا شکر ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے کہ اس نے مجھے اس کے (قرآن کے) بہت سے انوار دیئے اور میرے فقر کو اس کے موتیوں سے دُور کیا اور میرے پیٹ کو اس کے پھلوں سے بھرا اور ظاہری اور باطنی نعمتیں بھی مجھ پر کیں اور مجھے مجذوبوں میں سے بنایا اور مَیں جوان تھا اور اب بوڑھا ہوں لیکن مَیں نے کوئی دروازہ نہیں کھٹکھٹایا جو میرے لئے کھولا نہ گیا ہو اور مَیں نے کوئی نعمت نہیں مانگی جو مجھے نہ دی گئی ہو۔ اور مَیں نے کسی امر کے متعلق معلوم کرنا نہ چاہا کہ وہ مجھے بتایا نہ گیا ہو اور مَیں کسی دعا میں نہ رویا مگر وہ منظور نہ کی گئی ہو اور یہ سب کچھ میری قرآن کی محبت کی وجہ سے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کی وجہ سے ہے جو کہ میرا آقا اور امام اور سید المرسلین ہے۔ اے اللہ تو اس پر آسمان کے ستاروں اور زمین کے ذرات کے برابر درود بھیج۔ اور اس کی محبت کی وجہ سے جو کہ میری فطرت میں تھی، اللہ شروع دن سے کہ میں پیدا ہوا میرے ساتھ تھا اور جب میں دودھ پینے والا ہوا اور جب کہ طالب علم ہوا اور جب میں بیس سال کی عمر کے قریب پہنچا تو میرے لئے محبوب کیا گیا کہ مَیں دین کی نصرت کروں اور ہندوؤں اور عیسائیوں سے مذہبی مقابلے کروں۔" (ترجمہ از عربی روحانی خزائن جلد پنجم ص۵۴۵ تا ص۵۴۷)

"اور مَیں رات اور دن چلاتا تھا اور کہتا تھا اے میرے رب میرا کون مددگار ہے۔ اے میرے رب میرا کون مددگار ہے۔ مَیں اکیلا اور ذلیل ہوں۔ جب میرے ہاتھ متواتر دعاؤں کے ساتھ اٹھے اور آسمانوں کا خلا اس سے بھر گیا تو میرا رونا قبول کیا گیا۔ اور رب العالمین کی رحمت جوش میں آئی۔"

(ترجمہ از عربی روحانی خزائن جلد پنجم ص۵۸۱)

(مجھے) اللہ نے اپنا عرفان دیا اور اپنا نور عطا کیا اور اپنی روشنی اور چمک دی اور اس نے میرے سامنے آسمانوں کی بادشاہت رکھی اور اس کو میرے دل کے لئے محبوب کیا اور اس نے مجھے زمین کی بادشاہت دکھائی اور اس کو میرے دل کیلئے مکروہ کیا اور اس سے میرے خیال کو پھیر دیا۔ پس آج وہ میری نظر میں مردار کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بدبودار اور اسی طرح دنیا کی ہر ایک زینت اور مال اور بیٹے۔"

(ترجمہ از عربی روحانی خزائن جلد پنجم ص۵۳۴، ص۵۳۵)

بیعت کی غرض

تقویٰ طبیعت کا جز بننا چاہیئے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعت اس غرض سے ہے کہ تا وہ تقویٰ جو اوّل حالت میں تکلف اور تصنع سے اختیار کی جاتی ہے دوسرا رنگ پکڑے اور یہ برکت توجہ صادقین و جذبہ کاملین طبیعت میں داخل ہو جائے اور اس کا جز بن جائے اور وہ مشکواتی نور دل میں پیدا ہو جائے کہ جو عبودیت اور ربوبیت کے باہم تعلق شدید سے پیدا ہوتا ہے جس کو متصوفین دوسرے لفظوں میں روح قدس بھی کہتے ہیں جس کے پیدا ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کی نافرمانی ایسی بالطبع بُری معلوم ہوتی ہے جیسی وہ خود خدا تعالیٰ کی نظر میں بُری و مکروہ ہے اور نہ صرف خلق اللہ سے انقطاع میسر آتا ہے بلکہ بجز خالق و مالک حقیقی ہر یک موجود کو کالعدم سمجھ کر فنا نظری کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔"

— (ازالہ اوہام ص۸۴۵ حاشیہ)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

احمدیہ مشن سری نام کا موجودہ پتہ

AHMADIYYA MISSION
EPHRAIMSZE GENWEG - 67
PARAMARIBO
SURINAME,
SOUTH AMERICA

-:(د-ت):-

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴ صفر ۱۴۰۵ھ
۱۹ نبوت ۱۳۶۳ ہش

مراتبِ عالیہ کا حصول
اور
اسکی ایک لازمی شرط

ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی زندگی کے ساتھ دُکھوں، مصیبتوں اور بیماریوں وغیرہ کا سلسلہ بھی لگا ہوا ہے۔ یہ سلسلہ اتنا عام اور ہمہ گیر ہے کہ کوئی انسان ایسا نہیں کہ جو ان تکالیف سے یکسر مبرا ہو۔ بیمار امیر بھی پڑتے ہیں اور غریب بھی پڑتے ہیں۔ اسی طرح قسم ہا قسم کے مصائب ہیں جو امیروں پر بھی آتے ہیں اور غریبوں پر بھی آتے ہیں۔ بالعموم لوگ انہیں قوانین قدرت کی کارفرمائی سمجھ کر چنداں اہمیت نہیں دیتے۔ بعض ان مصائب کو تقدیر کا لکھا سمجھ کر خاموشی سے قبول کر لیتے ہیں۔ اور بعض اپنی قسمت پر شاکی ہو کر خدا سے ہی بدظن ہو جاتے ہیں۔ دکھ تو انہیں بھی برداشت کرنا پڑتا ہے لیکن وہ جزع فزع کرتے اور نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کو بُرا بھلا کہے بغیر نہیں رہتے۔

عام انسانوں کا بالعموم یہی وتیرہ ہوتا ہے لیکن جن لوگوں کو خدا کی ہستی پر زندہ اور حقیقی ایمان حاصل ہوتا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی ذات وصفات کی معرفت سے بہرہ ور ہوتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اگرچہ دُکھ اور مصائب قوانین قدرت کے ماتحت ہی آتے ہیں تاہم انسان کو جو تکلیف بھی پہنچتی ہے وہ خدا تعالیٰ کے اذن اور ارادے سے ہی پہنچتی ہے اور اس میں اس کی کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ گو وہ حکمت پوری طرح لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے۔ لیکن آگے چل کر بسا اوقات وہ حکمت از خود آشکار ہو جاتی ہے اور غور کرنے والے اولوالالباب کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنتی ہے۔

اہل علم وبصیرت جانتے ہیں کہ عُسر ہو یا یُسر، دکھ ہو یا راحت اس کی حیثیت امتحان کی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس کے بندے عسر اور یسر دونوں حالتوں میں کیا ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں اور پھر وہ اس ردِ عمل کے مطابق بندوں کو جزا یا سزا کا مستحق ٹھہراتا ہے۔ مصیبت کے وارد ہونے پر جزع فزع کرنے اور خدا تعالیٰ کا شکوہ کرنے والے سزا کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ اسی طرح خوشحالی اور راحت نصیب ہونے پر جو لوگ کبر اور غرور میں مبتلا ہو کر اباحتی زندگی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں وہ بھی کچھ کم سزا کے مستحق قرار نہیں پاتے برخلاف اس کے جو لوگ مصیبت کے وارد ہونے پر صبر و استقامت سے کام لیتے اور اس کے دور ہونے کے لئے خدا کے حضور گڑگڑاتے ہیں خدا تعالیٰ ان کی وہ تکالیف ہی دور نہیں کرتا بلکہ ان کے صبر و استقامت کے مطابق ان کے لئے اجر و ثواب بھی مقدر کر دیتا ہے اسی طرح خوشحالی اور راحت کے سامان میسر آنے پر جو لوگ کبر و غرور میں مبتلا نہیں ہوتے بلکہ اور زیادہ عاجزی اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے انعاموں پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے جویاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں پہلے سے بھی بڑھ کر اپنے انعامات کا مورد بناتا ہے اور اجر بے حساب کا انہیں مستحق ٹھہراتا ہے۔

یہ تو انسانوں پر عُسر اور یُسر کے زمانے لانے سے متعلق ایک عام قانون ہے جو ہر وقت جاری وساری ہے اور اسکے مطابق تمام انسان اپنے اپنے ردِ عمل اور کردار کے مطابق جزا یا سزا کے مستحق قرار پا رہے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص قانون بھی ہے اور اس قانون کو وہ صرف اپنے خاص اور منتخب بندوں کے لئے جو اپنے صدق وصفا اور اخلاص و وفا کی وجہ سے اسے بے حد پیارے ہوتے ہیں بروئے کار لاتا ہے اور وہ قانون یہ ہے کہ وہ اپنے ان پیارے بندوں کو امتحان کے طور پر بعض ابتلاؤں میں سے گزارتا ہے اور غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کا صدق و صفا اور اخلاص و وفا نمایاں ہو کر دنیا پر آشکار ہو اور وہ انہیں اعلیٰ مقامات اور مراتب عطا کرے اور پھر ان کے مرتبہ و مقام کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ خاص اور منتخب بندے جنہیں وہ بڑے سخت ابتلاؤں میں سے گزار کر مراتب عالیہ سے نوازتا ہے۔ انبیاء کرام اولیاء اللہ اور ان کے مخلص و فدائی متبعین ہوتے ہیں۔ کوئی ایک نبی یا ولی بھی ایسا نہیں گزرا جسے اور جس کے متبعین کو اپنے اپنے رنگ میں بڑے اور عجیب نوعیت کے ابتلاء پیش نہ آئے ہوں۔ ہر ایک ہی ان ابتلاؤں میں پورا اترا اور حسب استعداد بہت بلند مرتبہ پر فائز ہوا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیش آنے والے زبردست ابتلاء اور اس میں ان کے پورا اترنے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انبیاء اور رسل کو جو بڑے بڑے مقام ملتے ہیں وہ ایسی معمولی باتوں سے نہیں مل جاتے۔ جو نرمی اور آسانی سے پوری ہو جائیں بلکہ ان پر بھاری ابتلاء اور امتحان وارد ہوئے جن میں وہ صبر و استقلال کے ساتھ کامیاب ہوئے تب خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو بڑے بڑے درجات نصیب ہوئے۔ دیکھو حضرت ابراہیمؑ پر کیسا بڑا ابتلاء آیا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے اور اس چھری کو اپنے بیٹے کی گردن پر اپنی طرف سے پھیر دیا مگر آگے بکرا تھا۔ ابراہیمؑ امتحان میں پاس ہوا اور خدا تعالیٰ نے بیٹے کو بھی بچا لیا۔ تب خدا تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ پر خوش ہوا کہ اس نے اپنی طرف سے کوئی فرق نہ رکھا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ بیٹا بچ گیا ورنہ ابراہیمؑ نے اس کو ذبح کر دیا تھا اس واسطے اس کو صادق کا خطاب ملا۔ اور توریت میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابراہیم! تو آسمان کے ستاروں کی طرف نظر کر کیا تو ان کو گن سکتا ہے۔ اسی طرح تیری اولاد بھی نہ گنی جائے گی۔ تھوڑے سے وقت کی تکلیف تھی وہ تو گزر گئی۔ اس کے نتیجہ میں کس قدر انعام ملا۔ آج تمام سادات قریش اور یہود اقوام اپنے آپ کو ابراہیمؑ کا فرزند کہتے ہیں۔ گھڑی دو گھڑی کی بات تھی وہ تو ختم ہو گئی اور اتنا بڑا انعام ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملا.....

مصائب تمام دنیا پر وارد ہوتے رہے کوئی ان سے خالی نہ رہا۔ اسی واسطے مصائب برداشت کرنے والے کے لئے بڑے بڑے اجر ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اپنے رسولؐ کو خطاب کیا ہے کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو جو مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ ہمارا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا ہے۔ اور اس کی ہم امانت ہیں اور اسی کے پاس جانا ہے، ایسے لوگوں کے واسطے بشارت ہے۔ ان مصائب کے ذریعہ سے جو برکات حاصل ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو خاص بشارت ملتی ہے وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ نماز کما حقہ ادا ہو جائے تو بہت عمدہ شے ہے مگر (ابتلاؤں پر صبر کے ذریعہ) خدا تعالیٰ کی طرف سے جو نشان ملتا ہے وہ سب سے زیادہ ٹھیک بیٹھتا ہے اور اسی سے ہدایت اور رستگاری حاصل ہوتی ہے۔" (بدر ۱۶ جنوری ۱۹۰۸ء)

الغرض مراتب عالیہ کے حصول کے لئے ابتلاؤں میں پورا اترنا ایک لازمی شرط کی حیثیت رکھتا ہے۔

رباعی:۔

قرآنِ عظیم

قرآنِ عظیم ہے وہ بحرِ زخّار
ہر قطرہ میں جس کے موتیوں کے انبار
ہر سطر ہے جس کی ایک نہرِ عرفاں
ہر موج ہے جس کی ایک بحرِ انوار

(قمر میانی خیرپوری۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء اور ان کے مخالفین

حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جتنے بھی رسول آئے اگر ہم ہر ایک کی زندگی کا مطالعہ کریں تو یہ بات روز روشن کی طرح سامنے آتی ہے کہ لوگوں کی اکثریت نے ان کو ماننے سے انکار کر دیا اور ان کے ساتھ ہنسی اور ٹھٹھا کیا اور ان کی آواز کو دبانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

اصل بات یہ ہے کہ نبی آتا تو دنیا کی بھلائی کے لیے ہے لیکن پھر بھی روحانیت سے لوگ ان کو شناخت نہیں کر سکتے اس لیے ان کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں یہ بات کوئی ایک یا دو نبیوں کی نہیں بلکہ دنیا میں جو بھی نبی آئے (حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے ہیں) ان سب کا ہی اس وقت کے لوگوں نے انکار کیا۔ جب ہم نبیوں کو نہ ماننے والوں کے حالات کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے صرف حالات ہی رہ گئے ہیں جو کہ عبرت کے لیے خدا تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمائے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرٰى كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

(سورۃ مومنون آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ پھر ہم نے اپنے رسول متواتر بھیجے جب کبھی کسی قوم کے پاس اس کا رسول آتا تھا وہ اس کو جھٹلاتے تھے۔ پس ہم ان میں سے بعض کو بعض کے پیچھے بھیجتے جاتے تھے (یعنی ہلاک کرتے جاتے تھے) اور ہم نے ان سب کو گزشتہ افسانے کر کے رکھ دیا اور (ان کے متعلق فرشتوں کو حکم دیا کہ) جو لوگ ایمان نہیں لائے ان کے لیے خدائی لعنت (مقدر کر دو)۔

اس آیت سے یہ بات بخوبی عیاں ہو جاتی ہے کہ جو نبیوں کا انکار کرتے ہیں وہ اس انکار کی وجہ سے خدائی لعنت کا مورد بنتے ہیں۔ اور نبوت کے ساتھ جو برکات رکھی گئی ہیں ان سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان پر افسوس آتا ہے کہ ان لوگوں نے نبیوں کا انکار کر کے اپنے لیے خدا کی لعنت مقدر کروالی کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ نبیوں کے آتے ہی ان پر ایمان لے آتے اور خدا تعالیٰ کی رحمت اور برکات کے وارث ہوتے اور پھر جب وہ خدا کے حضور حاضر ہوتے تو کچھ تو ساتھ ہوتا کسی بھی نبی نے آ کے کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی بلکہ خود اسکو اور اس کے ماننے والوں کو طرح طرح کے مصائب میں مبتلا کیا گیا اور جب وہ انکار میں حد سے بڑھ گئے تو پھر خدا تعالیٰ نے بھی ان کے دلوں پر مہر لگا دی جیسے کہ فرمایا:۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ؗ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۸)

ترجمہ:۔ اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور ان کے لیے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہے

بڑے ہی بدقسمت ہیں وہ لوگ جو کہ اللہ تعالیٰ کی مہر کے نیچے آ گئے کاش انہوں نے نبیوں کا انکار نہ کیا ہوتا۔ نبوت تو ایک نعمت خداوندی ہے زحمت نہیں نبوت تو خدا کی طرف سے انعام کے طور پر ہوتی ہے بڑا ہی بدنصیب ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی اس نعمت کو ٹھکراتا ہے اور اس کا انکار کرتا ہے۔

اب ان نبیوں میں سے جن کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے چند ایک کا مختصر احوال پیش کیا جاتا ہے کہ جب بھی انہوں نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا ہے تو اکثریت نے ان کا انکار کر دیا حالانکہ وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں انبیاء کے دعویٰ نبوت سے پہلے ان کو صادق و امین بھی مانتے ہیں جیسے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امین و صدیق تھے اور عرب کے لوگ آپؐ کو دعویٰ نبوت سے قبل ہی صادق و امین کے لقب سے پکارتے تھے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پہاڑی پر جا کر مکہ کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر میں تم کو کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے لشکر آ رہا ہے اور وہ تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم مان لو گے لوگوں نے کہا کیوں نہیں آپ نے تو کبھی جھوٹ بولا ہی نہیں آپؐ نے کہا تو پھر سنو میں خدا کی طرف سے نبی ہو کر آیا ہوں۔ مجھے اگر نہ مانو گے تو خدا کا عذاب آئے گا انہوں نے یہ سن کر ہنسی ٹھٹھا کیا اور ماننے سے انکار کر دیا حالانکہ وہ آپؐ کو صادق و امین سمجھتے تھے لیکن جب انہوں نے نبی کے الفاظ سنے تو انہوں نے انکار کر دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام

حضرت آدم علیہ السلام پہلے نبی تھے اور سلسلہ وحی بھی آپؑ سے شروع ہوا تھا آپؑ کو مبعوث کرنے کے بارے میں خدا فرشتوں کو بتاتا ہے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ

(سورۃ البقرۃ آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ اور (اے انسان تو اس وقت کو یاد کر) جب تیرے ربّ نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں:۔

یہ تھے وہ پہلے نبی جن کو خدا نے مبعوث فرمایا اور سلسلہ کلام شروع کیا اور ان کو نبی بنانے سے پہلے خدا نے فرشتوں کو بھی بتایا کہ میں دنیا میں اپنا ایک خلیفہ بنانے والا ہوں لیکن جب آپ مبعوث ہوئے تو آپ کا بھی انکار ہوا جیسا کہ قرآن کریم میں ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۔

(سورۃ البقرہ آیت ۳۵)

ترجمہ:۔ اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کی فرمانبرداری کرو اس پر انہوں نے فرمانبرداری کی مگر ابلیس (نے نہ کی اس) نے انکار کیا اور وہ ضرور (پہلے سے ہی) کافروں میں سے تھا۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ ابلیس ہی وہ شخص تھا جس نے خدا تعالیٰ کے سب سے پہلے نبی کو جھٹلایا اور اس کی تکذیب کی تھی۔

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کو خدا نے جب نبی بنا کر بھیجا تو آپ نے لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچایا لیکن آپ پر بھی بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

(سورۃ الاعراف آیت ۶۰)

ہم ضرور نوح کو رسول بنا کر اس کی قوم کی طرف بھیج چکے ہیں پھر (جب وہ ان کے پاس آیا تو) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں میں تم پر بڑے دن کے عذاب کے نازل ہونے سے ڈرتا ہوں۔

حضرت نوحؑ کے اس پیغام پر ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہا۔۔۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

(سورۃ الاعراف آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ اس کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہا اے نوح! ہم تجھ کو کھلی گمراہی میں (مبتلا) دیکھتے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے کہا اگر تو سچا ہے تو ہم پر وہ عذاب لے آ جس سے ہم کو ڈراتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپکو یعنی (حضرت نوح علیہ السلام) کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیا اور آپ کو خبر دی کہ تیری قوم پر عذاب آئے گا۔ اس عذاب میں گرفتار ہونے والوں میں خود حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی شامل تھا۔ کیونکہ اس نے بھی آپ کا انکار کر دیا تھا۔ اور بدعمل تھا۔ پس وہ عذاب آیا اور پوری کی پوری قوم جس نے انکار کیا تھا غرق ہو گئی

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ مقام حاصل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی کی نسل سے تھے آپ کی قوم ستارہ اور بت پرست تھی اللہ تعالیٰ آپ کے متعلق فرماتا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝

(سورۃ مریم آیت ۴۲)

ترجمہ:۔ اور تو قرآن کریم کی رُو سے ابراہیم کا ذکر کر۔ وہ یقیناً بڑا راستباز تھا اور نبی تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آ کر لوگوں کو بتایا کہ تم ایک خدا کی عبادت کرو آپ کی قوم بتوں اور بتوں کی عبادت کیا کرتی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ نہ تو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور آپ نے اپنے والد کو بھی جو کہ ایمان نہیں لایا تھا کہا کہ اے میرے باپ تو کیوں ان چیزوں پر ایمان لاتا ہے جو نہ سنتی ہیں اور نہ ہی دیکھتی ہیں اس پر آپ کے باپ نے کہا:۔

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝

(سورۃ مریم آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ اس پر (ابراہیم کے باپ نے کہا) اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے متنفر ہو رہا ہے؟ اے ابراہیم! اگر تو باز نہ آئے گا تو میں تجھ کو ضرور سنگسار کر دوں گا اور (بہتر ہے کہ) تو کچھ دیر کے لیے میری نظروں سے اوجھل ہو جا (تاکہ غصہ میں میں کچھ کر نہ بیٹھوں)

پس حضرت ابراہیمؑ کا باپ جس کا نام آزر تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس نے آپ کو ٹھانا اور خدا نے اس کا نام عبرت کے لیے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لیا اور اپنے نبی کو وہ ترقی دی کہ آپ کی اولاد سے نبیوں کے سردار (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوئے جن کے لیے زمین و آسمان بنائے گئے تھے

حضرت لوط علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام پر بھی بہت کم لوگ ایمان لائے تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام کے لیے خدا فرماتا ہے کہ:۔

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

(سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۱۳۴)

ترجمہ:۔ اور لوط بھی یقیناً مرسلوں میں سے تھا۔

آپ نے آکر اپنی قوم کو بدیوں سے روکا اور ایک خدا پر ایمان لانے اور خدا کی عبادت کرنے کی طرف اپنی قوم کو بلایا لیکن آپ کے ساتھ بھی وہی ہوا جو سب نبیوں سے ہوا یعنی آپ کی قوم نے آپ کا (سوائے چند لوگوں کے) انکار کر دیا آپ نے کہا کہ:۔

اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝

(سورۃ الشعراء آیت ۱۶۳ تا ۱۶۴)

ترجمہ:۔ میں تمہاری طرف ایک امانت دار پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہوں پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

آپ کی قوم نے جب یہ سنا تو آپ کے ساتھ استہزاء کیا لیکن جب آپ خدا کا پیغام پہنچانے سے نہ رکے تو آپ کی قوم نے کہا:۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝

(سورۃ الشعراء آیت ۱۶۸)

ترجمہ:۔ انہوں نے کہا، اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو تو ملک بدر کیے جانے والوں میں شامل ہو جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط کا انکار کرنے والوں کو ہلاک کر دیا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

(سورۃ الشعراء آیت ۱۷۲ تا ۱۷۴)

پھر (لوط کو نجات دینے کے بعد) سب دوسروں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی۔ اور جن کو (خدا کی طرف سے) ہوشیار کر دیا جاتا ہے۔ (لیکن پھر بھی باز نہیں آتے) ان پر برسائی جانے والی بارش بہت بری ہوتی ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام

حضرت ہود علیہ السلام کی نبوت کے بارے میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

(سورۃ الاعراف آیت ۶۶)

ترجمہ:۔ اور یقیناً عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو (رسول بنا کر) بھیجا تھا۔

آپ نے مبعوث ہوتے ہی اپنی قوم کو کہا کہ:۔

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

(سورۃ الاعراف آیت ۶۶)

ترجمہ:۔ (تب) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں تو کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔

آپ کا یہ اعلان کرنا ہی تھا کہ قوم آپ کی مخالف ہو گئی اور قوم کے بڑے بڑے سرداروں نے کہا:۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

(سورۃ الاعراف آیت ۶۷)

ترجمہ:۔ (تب) اس قوم کے کافر سرداروں نے کہا (اے ہود!) ہم تجھ کو یقیناً بیوقوفی میں (مبتلا) پاتے ہیں اور ہم تجھے یقیناً جھوٹوں میں سے خیال کرتے ہیں۔

پس اس کے بعد کیا ہوا؟ حضرت ہود کی قوم بھی عذاب کا شکار ہوئی اور خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں ان کا ذکر فرمایا۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

(سورۃ الاعراف آیت ۷۳)

ترجمہ:۔ آخر ہم نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت کے ذریعہ نجات بخشی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا تھا اور مومنوں میں شامل نہ ہوئے تھے۔ ان کی جڑ (تک) کاٹ دی۔

حضرت صالح علیہ السلام

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کا نام اصحاب الحجر تھا آپ ثمود کی طرف بھیجے گئے تھے آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک اونٹنی نشان کے طور پر عطا کی تھی۔ آپ کے نبی ہونے کے متعلق آیا ہے کہ:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۝

(سورۃ النمل آیت ۴۶)

ترجمہ:۔ اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو ضرور رسول بنا کر بھیجا تھا۔ (یہ کہتے ہوئے) کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو پس وہ (سنتے ہی) دو گروہ ہو گئے جو آپس میں جھگڑنے لگے۔

آپ نے اپنی قوم کو استغفار کرنے اور ایک خدا کی عبادت کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ کی قوم میں نو آدمی تھے جو کہ بہت فساد کرتے تھے پس جب آپ نے قوم کو برے کاموں سے منع کیا تو قوم نے کہا:۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝

(سورۃ النمل آیت ۴۸)

ترجمہ:۔ انہوں نے کہا (اے صالح) ہم نے (جتنا سوچا ہے) تجھے اور تیرے ساتھیوں کو منحوس ہی پایا ہے صالح نے کہا تمہاری نحوست کا سبب تو اللہ کے پاس ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم ایک ایسی قوم ہو جس کو آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔

پس جب انہوں نے اس پیارے نبی کا بھی انکار کر دیا تو خدائی غیرت جوش میں آئی اور حضرت صالح کا انکار کرنے والے بھی خدا کے عذاب سے نہ بچ سکے۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

(سورۃ النمل آیت ۵۲)

ترجمہ:۔ پھر دیکھ کہ ان کی تدبیر کا نتیجہ کیا نکلا۔ ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو سب کو تباہ کر کے رکھ دیا۔

حضرت شعیب علیہ السلام

حضرت شعیب کو اللہ تعالیٰ نے اہل مدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۔

(سورۃ الاعراف آیت ۸۲)

ترجمہ:۔ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھی رسول بنا کر بھیجا۔

حضرت شعیب نے بھی اہل مدین کو خدا کا پیغام پہنچایا اور کہا۔

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۚ

(سورۃ الاعراف آیت ۸۶)

ترجمہ:۔ انہوں نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔ آپ کی قوم ناپ تول کے معاملہ میں بہت بددیانتی کرتی تھی (یعنی پورا نہیں تولتی تھی) اور لین دین کے معاملات میں بھی بڑی بددیانت تھی جیسا کہ قرآن میں آیا ہے کہ حضرت شعیب نے کہا!

قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ ۔

(سورۃ الاعراف آیت ۸۶)

ترجمہ:۔ تمہارے رب کی طرف سے ایک کھلا نشان آچکا ہے (یعنی خود شعیب علیہ السلام) پس چاہیئے کہ ناپ اور تول دونوں پورے دیا کرو۔

پس اس بدقسمت قوم نے بھی سوائے کچھ لوگوں کے خدا کے نبی کا انکار کر دیا اور صرف انکار ہی نہیں ان کو دھمکیاں دیں کہ ہم تم کو ملک سے نکال دیں گے جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ:۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۝

(سورۃ الاعراف آیت ۸۹)

ترجمہ:۔ اس کی قوم میں سے جو لوگ متکبر ہوئے تھے ان میں سے بڑے لوگوں نے کہا اے شعیب! ہم تجھ کو اور ان کو جو تجھ پر ایمان لائے ہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا پھر تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ اس پر اس نے کہا اور اگر ہم (اس فعل کو) ناپسند بھی کریں (تو کیا پھر بھی نکال دو گے)۔

پس اس قوم نے بھی نبی کا انکار کر کے اپنے لیے عذاب مقدر کروا لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر ایک سخت عذاب نازل کیا خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

(سورۃ الاعراف آیت ۹۲)

ترجمہ:۔ پس ان کو ایک زلزلہ نے پکڑ لیا اور وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گرنے کی حالت میں پڑے رہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

آپ جس قوم کی طرف مبعوث کیے گئے تھے۔ ان میں ایک بہت ہی بڑا اور جابر بادشاہ تھا۔ جس کا نام فرعون تھا آپ نے اپنی قوم کو خدا کی طرف مائل کرنے کے لیے بہت سے معجزات دکھائے لیکن انہوں نے آپ کو جادوگر سمجھ کر آپ کا انکار کر دیا! آپ کے نبی ہونے کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝

(سورۃ مریم آیت ۵۲)

ترجمہ: اور تو قرآن کے مطابق موسیٰ کا بھی ذکر کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ تو ہمارا منتخب بندہ تھا۔ اور رسول (اور) نبی تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو خدا کا پیغام پہنچایا اور اس وقت کا جو جابر بادشاہ تھا اس کو بھی خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور خدا تعالیٰ نے آپ کے لیے بہت سے نشانات بھی ظاہر فرمائے لیکن فرعون پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا اور بہت تھوڑی تعداد آپؑ پر ایمان لائی۔

جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

(سورۃ یونس آیت ۸۴)

ترجمہ:۔ پھر (بھی) اس کی قوم کے چند نوجوان ہی اس پر ایمان لائے باقی لوگوں نے فرعون (کے ڈر سے) اور اپنی قوم کے بڑے لوگوں کے خوف سے کہ وہ انہیں کسی مصیبت میں (نہ) ڈال دیں۔ موسیٰؑ کی فرمانبرداری (اختیار) نہ کی اور فرعون یقینی طور پر چیرہ دستی کرنے والا تھا اور حد سے بڑھ جانے والوں میں سے تھا۔

پس اس نبی کے انکار پر خدا نے اس قوم کو اور ان کے سردار فرعون کو برباد کر دیا ان کے بارے میں قرآن کریم میں آیا ہے:۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝

(سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۳۷)

ترجمہ:۔ پس ہم نے ان سے (ان کی شرارتوں کا) بدلہ لیا اور ان کو سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے غفلت برتتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰؑ ابن مریم بھی بنی اسرائیل ہی کی طرف مبعوث ہوئے آپؑ نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝

(سورۃ مریم آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ (یہ سن کر ابن مریم نے) کہا، کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس نے مجھے کتاب بخشی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا آپ نے اپنی قوم کو خدا کی عبادت کرنے کی طرف بلایا۔ لیکن آپ کا بھی انکار کیا گیا۔ اور سخت ایذائیں پہنچائی گئیں حتیٰ کہ یہود نے آپ کو صلیب دینے کی بھی ناپاک کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو منکرین کے ظلم و ستم سے بچا لیا۔ آپ پر چند حواری ایمان لائے تھے۔ پس خدا نے ان یہودیوں کو ہی رسوا اور برباد کیا اور اپنے پیارے رسول کو اس لعنتی موت سے بچا لیا۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم:۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چھ سو سال بعد وہ سراج منیر آیا جس نے پوری دنیا کو خدائی نور سے منور کر دیا اور جس کی روشنی تا قیامت رہے گی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان نبی تھے اور ایک کامل رسول تھے۔

آپؐ کو خدا نے ساری دنیا کے لیے ہادی بنا کر مکہ کی سرزمین میں مبعوث فرمایا۔ آپؐ نے بھی دنیا کے سامنے خدائے واحد کا پیغام رکھا اور لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلایا۔ اس وقت اہل مکہ بت پرستی میں انتہا کو پہنچ چکے تھے۔ حتیٰ کہ انہوں نے بیت اللہ میں بھی ۳۶۰ بت جمع کر رکھے تھے اور ان بتوں کی ہی پوجا کرتے اور ان کو ہی اپنا سب کچھ سمجھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ کے سامنے توحید کا نعرہ بلند کیا تو آپؐ کی بھی شدید مخالفت کی گئی اور آپ کو اور آپؐ کے اصحابؓ کو سخت آزمائشوں میں سے گزرنا پڑا۔ آپؐ کو بھی سخت دکھ دیئے گئے اور آپ بھی ستائے گئے۔ آپکا بھی انکار کیا گیا۔ لیکن حق غالب آکر رہا اور باطل بھاگ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عظیم الشان مقام عطا فرمایا کہ نہ تو پہلوں میں سے کسی کو نصیب ہوا اور نہ آئندہ کوئی اس مقام پر پہنچ سکتا ہے اسی طرح آپؐ کے اصحابؓ بھی خدا کے نزدیک محترم ٹھہرے اور ان کو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے آسمانی خطاب سے نوازا گیا۔ لیکن اس کے برعکس ابوجہل۔ ابولہب، عتبہ، شیبہ وغیرہ جو اشد ترین مخالفِ حق تھے انکا انجام رہتی دنیا تک لوگوں کو درسِ عبرت دیتا رہے گا۔

درخواستِ دعا

۔۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کا ملتان میں پیٹ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے والدہ صاحبہ کی صحت کا۔ دعا جلد کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(یحییٰ خان فیکٹری ایریا ربوہ)

۔۔ میری والدہ صاحبہ بلڈ پریشر اور جسم کے دائیں حصہ میں فالج کی وجہ سے آج کل صاحب فراش ہیں۔ احباب سے صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ندیم احمد ملا ناصر آباد۔ ربوہ

خدا کی راہ میں خرچ کر کے
اپنے اموال کو بابرکت بنائیے!

آہ! اک باصفا بزرگ محترم مولانا محمد صدیق امرتسری

تُربت پہ تری رحمتِ یزداں ہو صبح و شام

۔: مکرمہ امۃ الباسط ملک صاحبہ جہلم کے قلم سے:۔

روزنامہ "الفضل" سے مولانا محمد صدیق امرتسری کی وفات کا پڑھ کر سخت رنج ہوا الحاج مولوی محمد صدیق صاحب فاضل جماعت احمدیہ کی ایک نہایت معروف ہستی تھے۔ مولانا مرحوم کے وجود میں گوناگوں صفات جمع تھیں۔ آپ ایک عالم و فاضل، مخلص فدائی احمدی و عظیم شاعر و بلند پایہ ادیب اور کامیاب مربی سلسلہ تھے۔ ہر شخص پہلی ہی ملاقات میں ان کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ کا طرز گفتگو بہت ہی سادہ اور دلنشیں ہوتا۔

مولانا امرتسری صاحب نے بطور مربی کامیاب زندگی گذاری۔ آپ بطور مربی سیرالیون انگلستان و مغربی افریقہ و جزائر فجی میں متعین رہے۔ میرے ماموں جان مکرم غلام احمد فرخ صاحب مرحوم جزائر فجی میں بفضلِ خدا دینی خدمات بجا لاتے رہے آپ الحاج امرتسری صاحب کا ذکر بہت ہی احترام اور محبت سے کرتے تھے۔ آپ بیان کرتے تھے کہ فجی میں مولانا مرحوم نے سلسلہ کی بے لوث خدمت کی۔ ابتداً مصائب و تکالیف کا سامنا رہا پھر کشادگی کا زمانہ آیا لیکن آپ تو صبر و حوصلے کی ایک مضبوط چٹان تھے۔ عسر اور یسر دونوں حالتوں میں انتھک خدمات بجا لاتے رہے۔

مولانا مرحوم ایک عظیم شاعر تھے۔ آپ کی شاعری میں ایک خاص قسم کی چاشنی، روانی اور جاذبیت پائی جاتی ہے آپ کی شاعری بناوٹ سے پاک ہے کوئی دینی موضوع ایسا نہ تھا جو آپ کے قلم کی دسترس سے باہر رہا ہو۔ آپ کے کلام میں نغمگی اور صداقت پائی جاتی ہے۔ آپ کے بعض اشعار کا ذکر بے محل نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے آپ کہتے ہیں

بندے جو خدا کے ہوتے ہیں ان کی تو یہ حالت ہوتی ہے
اک بار خطا ہو جائے اگر سو بار ندامت ہوتی ہے
دن بھر مخلوق کی خدمت اور راتوں کو عبادت ہوتی ہے
دستور عمل ہر دم ان کا قرآں کی شریعت ہوتی ہے
ایمان سلامت رہتا ہے خوف اور رجا کے عالم میں
دوزخ کا بھی دھڑکا رہتا ہے جنت کی بھی چاہت ہوتی ہے

خدائے دوجہان کے ان گنت احسانات کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

احمدی ہم بفضلِ ربِّ رحیم — پیروانِ مسیحِ دوراں ہیں
جس کو قرآں سے محبت ہے — جان و دل سے ہم اس پہ قرباں ہیں
ایک ہی ملک پر نہیں موقوف — ساری دنیا میں ہم نمایاں ہیں
لاجرم یہ اسی کا احساں ہے
ہم عبادِ خدائے رحماں ہیں

مولانا صدیق صاحب مرحوم کی وفات کے بعد آپ کی نظم بعنوان "جن کی تائید میں خالق ہو وہ کیوں گھبرائیں" مصباح میں شائع ہوئی جس کے چند اشعار درج کرتی ہوں۔

اور ہوں گے وہ جہاں میں جو دغا دیتے ہیں
ہم تو بدلے میں جفا کے بھی وفا دیتے ہیں
ہم سا ہمدرد ملے گا نہ زمانے میں کہیں
روز و شب گالیاں سن کر بھی دعا دیتے ہیں
یہی ابرار کی سنت ہے کہ خود دکھ سہہ کر
کام بگڑے ہوئے اوروں کے بنا دیتے ہیں

بحیثیت مضمون نگار مولانا صاحب علمی دنیا کا درخشاں ستارہ تھے آپ کے علمی مضامین اکثر مختلف جماعتی رسائل و جرائد کی زینت بنتے اور احباب جماعت ان سے استفادہ کرتے۔ قرآن و حدیث کا آپ کا مطالعہ بہت گہرا تھا مختلف مذہبی نکات کو قرآن و سنت کی روشنی میں بہت مؤثر انداز میں واضح کرنے کی خداداد صلاحیت رکھتے تھے۔ علاوہ ازیں آپ جن ممالک میں بطور مربی متعین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہے دن کے حالات و واقعات بذریعہ الفضل افراد جماعت احمدیہ تک پہنچاتے رہتے یہی وجہ ہے کہ جماعت کی اکثریت آپ کو جانتی ہے۔ کافی عرصہ سے مولوی صدیق صاحب مختلف عوارض کی وجہ سے علیل تھے لیکن آپ کی دینی دلچسپیاں تادم آخر جاری رہیں۔ آخر کار ۲ ستمبر ۱۹۸۴ء کو راولپنڈی میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی اس کے ساتھ ہی ہم ایک جید عالم بلند پایہ شاعر و مصنف اور پیاری شخصیت سے محروم ہو گئے ع ہر لب پہ مغفرت کی دعا ہے ترے لئے۔

دعا گو ہوں کہ مولا کریم اپنے فضل سے مولانا مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اعزہ و اقارب کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کی وفات سے پیدا ہونے والے خلاء کو خود پُر فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

دعائے مغفرت

● میرے والد مکرم مولوی عبدالرشید صاحب زیروی فاضل ابن مکرم منشی فیض محمد صاحب تقریباً ۷۵ سال کی عمر میں ۱۲ نومبر ۱۹۸۴ء کو بروز سوموار بوقت ۴ بجے سہ پہر انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ بعد نماز عصر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا محمد شریف صاحب فاضل استاذ جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے دعا کی درخواست ہے۔

(منور احمد قاسم کارکن نظارت مال خرچ۔ ربوہ)

● محترمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری تاج محمد صاحب کاہلوں جو مکرم چوہدری شاہنواز صاحب پروپرائٹر شاہنواز لمیٹڈ اور خاکسار چوہدری محمد اسلم امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی والدہ محترمہ تھیں ۱۱ نومبر ۱۹۸۴ء کو انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز ۱۲ نومبر کو البیت المبارک میں نماز ظہر کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالکہ تھیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور ورثاء کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(چوہدری محمد اسلم امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

میرے بہنوئی مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب آف اونچا جمہ ضلع سیالکوٹ حال مقیم دھرمپورہ لاہور ۸ نومبر کو صبح نماز تہجد ادا کرنے کے بعد دل کی حرکت بند ہو جانے سے ۵۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو احمدیہ انجینئرز ایسوسی ایشن کے تحت ربوہ میں مختلف جماعتی خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔ بہت اخلاص اور محنت سے اپنے فرائض انجام دینے والے انسان تھے۔ حلقہ دھرمپورہ کے صدر بھی رہے۔ احباب کرام سے عموماً افراد خاندان حضرت مسیح موعود سے خصوصاً درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور سوگواروں کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(بشارت احمد ورڈ ایج رحمٰن پورہ۔ لاہور)

خاکسار کی والدہ اہلیہ ڈاکٹر منصور احمد بھٹی بعمر ۶۲ سال چند سال بعارضہ فالج و ہائی بلڈ پریشر بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۰/۸۴ ۳۰ صبح ۹½ بجے اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

مرحومہ نے بیماری کا یہ طویل عرصہ بڑے صبر و تحمل سے گزارا۔ مرحومہ بہت نیک دل، ملنسار خوش اخلاق، بڑی مہمان نواز، غریب پرور اور میخر تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور دعا گو تھیں موصیہ تھیں لہذا بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے۔ اور درجات بلند فرمائے۔ اور ہم سب کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

(مسرور کریم بھٹی۔ بھٹی دارالشفاء ہومیو۔ رحمت بازار ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اعلان دارالقضاء

مکرمہ آمنہ بی بی بیوہ شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم ولد شیخ عمر دین صاحب کے نام ½ حصہ قطعہ ۵/۱۵ برقبہ دس مرلہ واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ الاٹ شدہ ہے ہم مندرجہ ذیل ورثاء درخواست کرتے ہیں کہ پلاٹ مذکورہ ہم سب کے نام بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔ اگر کسی وارث کو قطعہ مذکورہ مندرجہ ذیل ورثاء کے نام انتقال کئے جانے پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

۱۔ آمنہ بی بی زوجہ شیخ محمد عبداللہ مرحوم (۲) حبیب اللہ لڑکا (۳) محمد رفیق صاحب لڑکا۔
۴۔ مسعود احمد لڑکا۔ ۵۔ منظور احمد لڑکا۔ ۶۔ ناصر احمد صاحب مرحوم۔
۷۔ بشریٰ بیگم دختر۔ ۸۔ محمودہ بیگم دختر۔

(ناظم دارالقضاء)

تقریب نکاح و رخصتانہ

میری بیٹی عزیزہ نصرت جہاں کا نکاح عزیزم میجر قاضی محمد ناصر ابن قاضی محمد شفیق خان صاحب آف فیض آلنڈ چک کے ساتھ بیس ہزار روپے حق مہر مولانا سید احمد علی شاہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۱۲/۱۱/۸۴ کو دارالصدر ربوہ میں پڑھا جس میں کثیر تعداد میں احمدی اور غیر احمدی احباب شامل ہوئے تقریب ۴ بجے بعد دوپہر شروع ہو کر رات آٹھ بجے بعد طعام اختتام پذیر ہوئی برات مورخہ ۱۳/۱۱/۸۴ کو صبح ربوہ سے رسالپور کے لیے بعد دعا روانہ ہوئی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لیے مبارک کرے۔

(خالد سیف اللہ خان ابن رحمت اللہ خان شاکر۔ شوکت منزل دارالصدر شمال ربوہ)

ضرورت واقفین عارضی

انجینئرز و سب انجینئرز

ربوہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عمارات کی تعمیر کی نگرانی کے لئے واقفین عارضی انجینئرز و سب انجینئرز کی ہمہ وقتی ضرورت رہتی ہے۔ اپنی سہولت کے مطابق رخصت لے کر ۲ ہفتہ سے ۶ ہفتہ تک کے لئے وقف فرمائیں اور اپنے کوائف کے ساتھ مدت و تاریخ ہائے وقف عارضی سے اطلاع دیں۔ مرکز میں رہ کر خدمت دین کا بہت عمدہ موقعہ ہے۔

(افتخار علی قریشی چیئرمین احمدیہ آرکیٹیکٹ انجینئرز ایسوسی ایشن
معرفت دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انصار بھائیوں سے تین سوال

(۱) کیا آپ سال گزشتہ کا وعدہ تحریک جدید پورا ادا کر چکے ہیں؟
(۲) کیا آپ سال نو کا معیاری وعدہ اضافہ کے ساتھ پیش کر چکے ہیں؟
(۳) کیا آپ کے تمام عزیز و اقارب اس مبارک تحریک میں شامل ہو چکے ہیں؟

یاد رکھیں

تحریک جدید ایک مضبوط بابرکت آسمانی حصار ہے۔ تیز قدمی سے خود بھی شامل ہوں اور اپنی اولادوں کو بھی شامل کریں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں!

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ میں ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۴۵۹

میں احسان اللہ بشر ولد شیخ عبدالسلام صاحب قوم شیخ پیشہ حفاظت خاص عمر ۱۹½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۹ دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۸۴ ۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں اور مبلغ ۔ روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

— العبد —

باسط احمد ولد نذیر احمد دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد ۱ محمد دین دارالرحمت غربی ربوہ

وصیت نمبر ۳۱۲۲

گواہ شد ۲ صوفی بشارت الرحمان دارالرحمت غربی ربوہ وصیت نمبر ۴۰۵۹

مسل ۲۵۴۴۱

میں حافظ حفیظ الرحمٰن ولد حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قوم عطار حنفی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸۴ ۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

مکان ۱/۴ دارالعلوم جنوبی ربوہ کا ۱/۴ حصہ اندازاً مالیتی بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۹۰۱ روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

— العبد —

حافظ حفیظ الرحمٰن ۱۰/۴ دارالعلوم جنوبی ربوہ

گواہ شد ۱ ضیاء الرحمٰن برادر موصی دارالعلوم جنوبی ربوہ وصیت ۲۱۰۵۱

گواہ شد ۲ حفیظ احمد شوکت سیکرٹری مال دارالعلوم جنوبی ربوہ وصیت ۲۲۳۸۷

درخواست دعا

خاکسار آج کل مالی اور ذہنی پریشانیوں میں مبتلاء ہے صحت خراب رہتی ہے اور میری اہلیہ بھی بیمار رہتی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں صحت دے پریشانیاں دور کرے

(عبدالغفار ٹال والا محلہ دارالنصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غریب اور حلیم اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

- "تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لیے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لیے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کیے جاؤ۔" (کشتی نوح خورد ص۱۸)
- "بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو
خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لیے زندگی بسر کرو اس کے لیے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتی نوح خورد ص۱۸)
- "تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دُور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تم کو زندہ کرے گا۔" (کشتی نوح ص۱۹)
- "خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور خدا کے بندوں سے ہمدردی اختیار کرو اور نیک چلن اور نیک خیال انسان بن جاؤ۔ ایسے ہو جاؤ کہ کوئی فساد اور شرارت تمہارے دل کے نزدیک نہ آسکے۔ جھوٹ مت بولو، افترا مت کرو اور زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذا مت دو اور ہر ایک قسم کے گناہ سے بچتے رہو۔" (کشف الغطاء ص۸)
- "ہر ایک شخص اپنے بھائی سے کمال ہمدردی و محبت سے پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ان کا قدر کرے۔ ان سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دُور کر دیوے اور صاف باطن ہو جائے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض ان سے نہ رکھے۔" (ازالہ اوہام بار اوّل ص۲۴۸)
- "ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لیے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" (سراج منیر ص۲۶ ۱۸۹۷ء)

(مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد)

عشرۂ وصولی وقفِ جدید۔ مربیان توجہ فرمائیں

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا مالی سال دسمبر میں ختم ہو رہا ہے۔ اور وقفِ جدید کی طرف سے ۴ نومبر تا ۹ دسمبر ۸۴ عشرۂ وصولی منایا جا رہا ہے۔

جملہ مربیان کرام عشرۂ وصولی کو کامیاب بنانے کی سعی فرمادیں۔ اپنے حلقہ کی جماعتوں کو توجہ دلائیں اور عشرہ کے اختتام پر رپورٹ خاکسار کو بھجوادیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیمبیا میں جماعت احمدیہ کا سکول ملک بھر میں اول رہا

ایک طالب علم مکرم لامین لجہ صاحب سارے ملک کے طلباء میں اوّل رہے

گیمبیا (مغربی افریقہ) میں تحریک جدید کے زیر ہدایت و نگرانی چلنے والا نصرت ہائی سکول بانجول اپنے نتیجہ کے اعتبار سے امسال خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے ملک بھر کے باقی تمام سکولوں کے مقابلہ میں مجموعی طور پر اوّل رہا ہے۔ اس نوعمر ادارہ کی اپنی چودہ سالہ تاریخ میں یہ رفعت اپنی مثال آپ ہے۔

مضامین کے لحاظ سے طلبہ نے اقتصادیات شماریات، ریاضی اور دینیات میں گریڈ اوّل حاصل کیے ہیں۔ دینیات میں تو بفضلہ تعالیٰ حسب سابق اکثر طلبہ امتیازی درجہ میں پاس ہوئے ہیں۔ جبکہ ریاضی، شماریات اور تاریخ میں پچاس سے ساٹھ فیصد طلبہ نے امتیازی نمبر حاصل کیے ہیں۔ مجموعی طور پر ۵۵ فیصد طلبہ معیاری نمبر حاصل کر کے سکول سرٹیفکیٹ کے مستحق ہوئے۔ بقیہ سب طلبہ بھی جی سی ای پاس قرار دیئے گئے ان قابل فخر طلبہ میں سے **ایک احمدی طالب علم لامین لجہ جو احمدیہ طلباء کی تنظیم** کے صدر بھی تھے نہایت اعلیٰ کامیابی کے ساتھ ملک بھر کے طلباء میں اوّل آئے ہیں۔

دینی تعلیمات کے بارہ میں اس ادارہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں کے مروجہ مفید اور حوصلہ افزا طریق تدریس کے نتیجہ میں وزارت تعلیم نے سارے ملک کے لیے علم بائبل کے مقابل پر قرآنی تعلیم کو لازمی قرار دے دیا۔ فذالک فضل اللہ۔ ایک اور خصوصیت جو اس ادارہ کو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ ملکی ضروریات کے پیش نظر یہاں اقتصادیات اور شماریات کے مضامین کے اجرا کا سہرا بھی اسی کے سر پر ہے۔ ان مضامین کے اجرا سے نہ صرف ایک ملکی خلا کو پُر کیا گیا ہے بلکہ ادارہ کے فارغ التحصیل طلبہ کے لیے یہ مضامین اعلیٰ ملکی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں ممد و معاون ثابت ہوئے ہیں۔

ادارہ ہذا کے قائمقام پرنسپل مکرم محمد محمود اقبال اور ان کا سٹاف جو پاکستانی۔ غانین سیرالیونین، برطانوی، امریکن اور گیمبین اساتذہ پر مشتمل ہے قابل صد مبارک ہے جن کی شبانہ روز محنت و کاوش اور باہمی تعاون کے باعث "احمدیہ" کے نام پر چلنے والا یہ ادارہ، ارض بلال کی خدمت میں رواں دواں ہوتے ہوئے اوّلین مقام حاصل کر گیا ہے۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے اس ادارہ کو جس کی بنیاد قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے رکھی تھی۔ مزید دین اور ملک کی خدمت کی نمایاں توفیق بخشے۔

ملک میں گرانی اور عالمی کساد بازاری کے باعث ادارہ کو بعض معاملات میں جن مشکلات کا سامنا ہے۔ خدائے قدیر انہیں بھی دُور فرمائے۔

(د۔ تبع)

لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کے تیسرے سالانہ اجتماع کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کا تیسرا سالانہ اجتماع ۳۰ ستمبر ۱۹۸۴ء بروز اتوار زیر صدارت صدر صاحبہ مسز نصرت ظفر صاحبہ مشن ہاؤس کے میٹنگ ہال میں ہوا۔

کارروائی کا آغاز مسز بشریٰ حمید نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ بعدہٗ مسز شمیم شاہد نے صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کا منظوم کلام پیش کیا۔ عہد نامہ دہرانے کے بعد صدر صاحبہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں حالات حاضرہ پر نظر رکھتے ہوئے خواتین کی توجہ احمدی عورت کی ذمہ داریوں کی طرف دلائی۔ محترمہ سفینہ صاحبہ نے سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کا پیغام لجنہ ہالینڈ کے نام پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد لجنہ ہالینڈ کی رپورٹ سالانہ کارگذاری پیش کی گئی۔

مقابلہ جات میں حسن قرأت، حفظ قرآن، اردو تقریری مقابلہ، ڈچ تقریری مقابلہ شامل تھے۔ نیز دینی معلومات کے ڈچ اور اردو زبان میں سوال تیار کئے گئے تھے۔ بہنوں نے مقابلہ جات میں حصہ لیا اور اوّل دوئم اور سوئم پوزیشن حاصل کی۔

نماز ظہر و عصر کے بعد اجلاس دوم میں بچوں کا پروگرام سیکرٹری ناصرات مسز جمن بخش صاحبہ کی زیر نگرانی پیش کیا گیا۔ پروگرام میں اڑھائی سے تیرہ سال کی عمر کے بچوں نے حصہ لیا۔ بڑی ناصرات کے زبانی و تحریری مقابلہ جات ہوئے۔ چھوٹے بچوں سے دعائے قنوت حصہ دوم، تشہد، سورہ فاتحہ، سورہ کوثر، کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت سنا گیا۔

پروگرام میں حصہ لینے والا ہر بچہ انعام کا مستحق قرار پایا کارروائی کے دوران بچوں کی مستقل مزاجی اور توجہ قابل ستائش تھی۔

ازاں بعد تقسیم انعامات کی کارروائی ہوئی جس میں خصوصی انعامات دیئے گئے۔ محترمہ صدر صاحبہ کی طرف سے محترمہ زاہدہ خلیفہ کو خصوصی انعام دیا گیا اسی طرح عزیزہ عالیہ ظفر نے کم عمر لجنات میں سے خصوصی تعاون کے سلسلہ میں انعام حاصل کیا۔

محترم عبدالحکیم اکمل صاحب مربی انچارج نے اپنے خطاب میں بہنوں کو جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ دیگر قیمتی نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام کو پہنچا۔

(سیکرٹری بیرون لجنات)

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدین کو

محبوب امام کی نصیحت

"اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں نظر آئیں"۔ (وکیل المال اول)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ویل بیلنسنگ، انجن اوورہالنگ جنرل ریپیئرنگ، ڈینٹنگ پینٹنگ
فوزی موٹرز ورکشاپ
محمد اسلم یوسف، ۷۷۔ کالج روڈ (نزد ریلوے پھاٹک) سرگودھا

برائلر مرغ دستیاب ہے
ہمارے پولٹری فارم میں کثیر تعداد میں برائلر مرغ دستیاب ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ قائم کریں:
عبدالباقی قریشی و طارق بٹ مرغ فروش
رحمت بازار - ربوہ

آنکھ اور نظر
کے متعلق نہایت مفید رسالہ جس میں نظر کی کمزوری، آنکھوں کی پرانی سوزش، پیزنگ کٹار، ککرے، آلسر (پھولا) ناخونہ، دھند، سفیدی، بھینگا پن، دو نظری، آنکھ کے زخم، چوٹ اور ناسور Eye Fistula وغیرہ کے متعلق مفید نسخے درج ہیں، آنکھ کے معالجین، مریضوں اور متعلقین کیلئے صحیح رہنما "آئیز کیور گائیڈ"
EYES CURE GUIDE
صرف دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون 606-607

ضروری اعلان

ایسے تمام احباب جنہوں نے سید قلندر شاہ یا سید نواز شاہ صاحبان سے خسرہ نمبر ۱۳۲۶، ۱۳۱۸، ۱۶۵۸/۱۳۱۹ ملحقہ ناصر آباد کالونی موضع چھنی کھچی رہائش کے لئے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں۔ وہ فوری طور پر اپنے پلاٹس پر قبضہ کریں۔ اس معاملہ میں بالکل سستی نہ کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)